مولانا محمد سعید صاحب کے جامجد علامہ کنتوری کی نئی تحقیق

انکارِ عطش

(قیمت ۱/)

مرتبہ:- مظفر حسن نقوی اڈیٹر حسینی پیغام بمبئی

(موافقین شہید انسانیت مضامین ذیل سے برأت کرتے ہیں، ذمہ داری مخالفین پر عائد ہوتی ہے)

خلوص و صداقت کی آزمائش

ہم ذیل میں "مائتین"، مطبوعہ مطبع انوار کی چند عبارتیں پیش کرتے ہیں، اس کتاب کے مصنف حضرت علامہ کنتوری طاب ثراہ ہیں جنکا تبحر علمی اظہر من الشمس ہے یہ کتاب ۱۹۱۴ء میں بار مرتبہ ایک ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ابتک اسکی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا نہ جناب ناصر الملت نے تا وفات کوئی اعلان فرمایا، یہ کہنا بھی نہایت جسارت ہوگا کہ جناب ناصر الملت نے بزرگ خاندان ہونے اور قرابت داری کا لحاظ فرمایا اور چشم پوشی کی اور اس کتاب کی مضرت کیطرف ارباب ایمان کو متوجہ نہ فرمایا، یا حضرت علامہ کے تبحر علمی سے مرعوب ہوگئے، بہرحال انکی جو بھی مصلحت ہو "خود مملکت خویش خسرواں دانند"، ہم کو تو اسوقت سعید الملت اور نصیر الملت و دیگر علمائے کرام سے جنھوں نے شہید انسانیت کے خلاف فتوی دیئے ہیں انکے خلوص و صداقت کی آزمائش مقصود ہے اور دیکھنا ہے کہ حضرت علامہ اور انکی کتاب کے لئے شریعتکدوں سے کیا فتوے صادر ہوتے ہیں اور کسقدر پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔

یہ کہنا بھی قبل از وقت ہے کہ رفع الزام کے لئے مولوی محمد سعید صاحب اور مولوی محمد نصیر صاحب منقولہ عبارتوں کی تاویلات کرنا شروع کردینگے اور دیگر علماء سے تائید کروائینگے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کے مقابلے میں مجرم مجرم سب برابر ہیں آئین جاہے کوئی ہو۔ ہم التجا کرتے ہیں کہ اس کتاب کی مخالفت میں جلد از جلد فتوے شائع کئے جائینگے اور اسکے ضبط کرانے کی کوشش کریں گے تاکہ فریق مخالف اس کتاب کو شریعتکدہ عقبات کا سمجھکر فائدہ نہ اٹھائے اور اسکو معلوم ہوجائے کہ علمائے شیعہ و قوم شیعہ ہر اس کتاب کے مخالف ہیں جس میں اسطرح کی روایتیں مندرج ہوں۔ اپنے جد بزرگوار کی عزت و آبرو کا تحفظ فرمائیے۔

عبارات "مائتین"

"۱۔ مجھے گمان یہ ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام پیاسے رہنے پر خدا کیطرف سے محکوم تھے اور یہ تشنگی جس سے آپکا امتحان ہو خاص آپ کی ذات سے متعلق تھی دیگر اصحاب و عزیز آپکے اس تشنگی میں محکوم نہیں تھے۔ ص ۲۹۷

۲۔ میں کہتا ہوں ممکن ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے کوئی چیز چکھ لی ہو یا کوئی چیز پتلی ایسی کسیقدر منہ میں ڈال لی ہو جس سے روزہ کا افطار ہو جاتا ہے، بخوف اس امر کے کہ پے در پے روزہ رکھنے سے صوم وصال نہ لازم آئے۔ ص ۲۹۹"

(مندرجہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ صرف امام حسین علیہ السلام کی تشنگی کے مولانا سید [illegible] کے جد امجد علامہ کنتوری قائل تھے، باقی اصحاب اور عزیز حضرت کے پیاسے نہ تھے، اس کے علاوہ حضرت نے خود بھی کوئی چیز نوش فرمائی۔ یہ نظریہ شہادت حسینی کی عظمت پر کتنا سخت حربہ ہے۔ شرم شرم! کیا فرماتے ہیں سعید الملت اپنے دادا کے متعلق!)

۳۔ "امام حسین ؑ نے فرمایا فدا ہو چچا تمہارے قاسم علی اصغر اسوقت شہید ہو نگے جب میری روح مارے پیاس کے خشک ہو جائیگی اور میں اپنے خیموں کیطرف آؤنگا اور پانی اور دودھ طلب کرونگا اور ہرگز نہ پاؤنگا اور عورتوں سے کہوں گا لاؤ مجھے دو میرے فرزند کو تاکہ علی اصغر کے منہ سے رطوبت چوس کر پیوں،

میں کہتا ہوں اسوقت امام حسین علیہ السلام کا ارادہ یہ ہوگا کہ ایک معجزہ اپنا ظاہر کریں اور علی اصغر کے منہ میں چشمۂ آب جاری کر دیں۔ جسطرح رسولخدا آپ کو دودھ پلاتے تھے اور زیر زبان رسول کے چشمۂ شیر جاری ہوتا تھا، اور کچھ اس میں شبہ نہیں ہے اس لئے کہ اسی عاشورہ کے دن حضرت نے اپنے اصحاب کیواسطے ایک نہر پانی کی جاری کر دی جسکا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ سپید تھا۔ صفحہ ۱۳۱ ،،

(کیا علامہ کنتوری روز عاشور وجود آب کے قائل نہیں ہیں، پانی موجود ہے اور علی اصغر سا ننھا بچہ پیاس کے مارے تڑپ رہا ہے۔ سبحان اللہ! کیا فتوے صادر فرماتے ہیں مولانا سعید صاحب اپنے دادا کی کتاب ناسخین کے متعلق جس میں شہادت حسینی پر ایسی ضرب کاری لگائی گئی ہے کیا جذبہ ایمانی اس کتاب کو ضبط کرانے پر آمادہ کرے گا۔

۴۔ اور یہ تو نہایت کھلی ہوئی بات ہے کہ جناب عباس شب ہشتم پانی لینے گئے ہیں اور تیس سوار اور بیس پیادے ان کے ہمراہ تھے جیسا کہ ہم نے محمد ابن ابی طالب مورخ اہلبیت سے روایت کی ہے۔ صفحہ ۳۴

صرف ڈیڑھ دن کی پیاس کے متعلق مورخ اہلبیت کا مضبوط ثبوت، مولانا سعید صاحب اپنے جد امجد کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں۔)

۵۔ روایت ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضرت زینب کے چہرہ پر پانی چھڑکا اسی شب نہم جب حضرت زینب کو غش آ گیا تھا ان اشعار کو سنکر جو حضرت امام حسین علیہ السلام نے شکایت دنیا میں ارشاد فرمایا تھا، اس روایت کو ارباب مقاتل نے جناب شیخ مفید رح سے نقل کیا ہے چنانچہ اثارۃ الاحزان اور خصائص حسینی وغیرہ میں مذکور ہے۔ ص ۲۳۱

(کیا علامہ کنتوری وجود آب کے قائل نہیں ہیں، مگر محمد سعید صاحب کیوں نہیں سمجھتے تنا بہ ان کے دادا کا معاملہ ہے۔)

۶۔ امام حسین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میں ایک بیلچہ اٹھا لیا اور پشت خیمہ کیطرف تشریف لائے اور انیس قدم گنکر قبلے کیطرف چلے اس مقام پر حضرت نے تھوڑی سی زمین کھودی فوراً ایک چشمہ آب شیریں کا جاری ہوا۔ اس پانی کو حضرت نے بھی پیا اور تمام آپ کے ہمراہیوں نے بھی پیا اور مشکیں، پکھالیں سب بھر لیں پھر وہ چشمہ ایسا غائب ہو گیا کہ اسکا نشان تک باقی نہ رہا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی ایک بات معجزات سے جناب امام حسین علیہ السلام کے تھی جو آپ سے

ہاتھ پر جاری ہوئی۔ ص ۳۰۳

۷۔ میں کہتا ہوں کہ جو پانی اصحاب امام حسین علیہ السّلام نے پکھالوں اور مشکوں میں اس چشمہ سے بھر لیا تھا جو باعجاز جناب امام حسین علیہ السلام پر برآمد ہوا تھا وہ بہت تھا، شاید وہ پانی تمام دن ساتویں تاریخ اور آٹھویں کی صبح تک باقی رہا ہو، یا شاید یہ بات ہو کہ آٹھویں شب کو اگرچہ پانی چشمہ کا خرچ ہو گیا ہو مگر عمر ابن حجاج نے زیادہ شدت پانی روکنے میں نہ کی ہو اسی واسطے کوئی روایت ایسی نہیں پائی جاتی ہے جس سے یہ بات پیدا ہو کہ عمر ابن الحجاج کے مقرر ہونے کے بعد زیادہ ایذا پیاس کی حضرت کو پہونچی ہو۔ ص ۳۰۳ و ۳۰۴

(مندرجہ بالا عبارت مولانا سعید صاحب کے جد امجد کی ملاحظہ فرمائیے، جس میں صاف و صریحی طور پر قحط آب سے انکار ہے اور صاف صاف لکھتے ہیں کہ عمر ابن حجاج کے مقرر ہونے کے بعد حضرت کو زیادہ ایذا پیاس کی نہیں ہوئی، یعنی پانی برابر آتا رہا اور حضرت استعمال فرماتے رہے۔

شرم! شرم!!

جناب عباس کا پانی لانا شب ہم کو

۸۔ پس جب پیاس کی جناب امام حسین پر شدت ہوئی اپنے بھائی جناب عباس کو بلایا اور تیس سوار اور بیس پیادے آپ کے ہمراہ کئے اور بیس مشکیں ساتھ کر دیں، یہ سعادت مند قریب نصف شب کے روانہ ہوئے تا آنکہ قریب فرات کے پہونچے، عمر ابن حجاج جو سب سے پہلے پانی روکنے کو مقرر ہوا تھا جس ملعون کی سخت کلامی ابھی اوپر کی روایت میں گزر چکی ہے اس نے پکار کر کہا کہ تم کون لوگ ہو جو فرات پر آئے ہو، ایک شخص نے اصحاب امام حسین سے جن کا نام ہلال ابن نافع تھا انھوں نے جواب دیا کہ تیرا ابن عم زاد بھائی ہوں پیاسا ہو کے فرات سے پانی پینے آیا ہوں، عمر ابن حجاج نے کہا پانی پیو گوارا ہو تم کو پانی پینا، ہلال ابن نافع کہنے لگے وائے ہو تجھ پر اے شقی مجھے پانی پینے کی اجازت دیتا ہے ایسے وقت کہ جناب امام حسینؑ اور ان کے ہمراہی پیاس سے مرے جاتے ہیں۔

عمر ابن حجاج نے کہا جو کچھ تم نے بیان کیا سچ ہے۔ میں بھی جانتا ہوں لیکن ہم لوگوں کو جو حکم ہے ضرور ہے کہ اس کی بجا آوری ہم کریں اور انتہا تک اسکو انجام دیں، ہلال ابن نافع اپنے ہمراہیوں کو پکارے کہ اس مردود کے روکنے سے نہ رکو، پس وہ سعادت مند فرات میں داخل ہوئے کچھ لیا

گمان ہے جن لوگوں کے پاس مشکیں تھیں وہ لوگ فرات میں داخل ہوئے، ادھر عمر ابن حجاج نے اپنے ہمراہیوں کو للکارا پس دونوں گروہ میں جنگ عظیم واقعہ ہوئی، یہ لڑائی اس انداز سے ہوئی کچھ لوگ اصحاب جناب امام حسین میں سے لڑتے تھے اور کچھ لوگ پانی بھرتے تھے یہانتک کے بیوں مشکیں بھر لیں اور ایک شخص بھی اصحاب میں سے شہید نہیں ہوا، بعد پانی بھر لینے گے وہ پچاس دیندار ہمراہ جناب عباس کے پانی لئے ہوئے اپنے فرودگاہ لشکر کیطرف پلٹ آئے حضرت امام حسین نے بھی پیا اور کل لشکر نے بھی آپ کے وہی پانی پیا، اسی دن کے پانی لانے کی جہت سے جناب عباس کا لقب سقا ہوا ہے۔ صفحہ ۳۱۴ و ۳۱۵

(تین روز کی پیاس سے صاف و صریحی انکار، مولانا سعید صاحب کے جذبہ ایمانی کی دبی ہوئی آگ کو ابھی تک کیوں نہ بھڑکا سکا، شب نہم سے روز عاشور تک صرف ۱½ دن ہوجاتا ہے، کیا یہ سہ روزہ تشنگی امام سے انکار نہیں ہے)

روز عاشور امام نے پانی پیا (معاذ اللہ)

۵- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ ایک فرشتہ نازل ہوا امام حسینؑ پر اسوقت جبکہ آپکے اصحاب نے پیاس کی شکایت حضرت سے کی تھی (میرے گمان میں وقت شکایت وہی ہے جب لڑنے سے ان کو عجز ہوتا ہوگا) فرشتے نے عرض کی کہ خدائے پاک آپ کو سلام کہتا ہے، اللہ کہتا ہے اے حسین کچھ تم کو اسوقت حاجت ہے، مجھ سے طلب کرتے ہو، امام حسینؑ نے عرض کی کہ خدا خود سلام ہے اور اس کی دی ہوئی سلامتی سب کو ملتی ہے، میرے اصحاب نے اسوقت جو شکایت پیاس کی مجھ سے کی ہے اسکو خدا زیادہ جانتا ہے۔ یعنی اس پر بخوبی روشن ہے۔ یا مراد یہ ہے کہ ان کی پیاس بجھانیکی مصلحت کو خدا مجھ سے زیادہ جانتا ہے، میں فرمانبردار ہوں، اگر اسکی مرضی ہو تو ان کی پیاس بجھا کر پھر ان کی جانبازی ملاحظہ فرمائیے۔ اس فرشتے کو خدا نے وحی فرمائی کہ کہے حسین سے اپنے پس پشت ایک لکیر ان کے واسطے کھینچ دیں تاکہ یہ لوگ سیراب ہوجائیں، حضرت نے انگشت شہادت سے ایک لکیر کھینچی۔ اسی نشان پر ایک نہر جاری ہوئی جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ پھر خود حضرت نے پیا اور اصحاب نے بھی پیا۔ صد ۲۳،

علامہ کنتوری کی مندرجہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اصحاب حسین پیاس کی شدت کیوجہ سے لڑنے میں عاجز ہو جاتے تھے اور وہ پہلو تہی اختیار کرتے تھے۔ بریکٹ کی عبارت سے اور بھی یہ مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ وہ انصار اور اعزا اسکا جواب دینا پیش کرنے سے عاجز ہے، ان کے قدموں میں لغزش پیدا ہو گئی، اور خدا نے ان کے لئے چشمۂ آب جاری کیا اور امام و اصحاب امام سیراب ہوئے۔ معاذ اللہ

یہ واقعہ روز عاشور کے متعلق علامہ مرحوم نے تحریر فرمایا ہے، حضرت خود اور اصحاب و انصار پانی پی لیں اور علی اصغر سا ننھا بچہ مارے پیاس کے تڑپ رہا ہو، العیاذ باللہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس کتاب کے متعلق جس میں یہ عبارت درج ہو)

حوائجِ ضروری اور غسل وغیرہ

۱۰۔ اور یہ شبہ بھی دور ہو گیا کہ یہ لوگ ہمراہی جناب امام حسین علیہ السلام کے حوائجِ ضروری اپنی جیسی طہارت بدن، استنجا، بول و براز وغیرہ ان تین دنوں میں کیونکر کرتے تھے، اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے، بہت ظاہر ہے کہ محافظان فرات عام لشکری آدمی تھے، سب کے سب اصحاب اور اقربا امام حسین علیہ السلام کو نہیں پہچانتے تھے اور یہ بھی نہ تھا کہ لشکر ابن زیاد اور ہمراہیان جناب امام حسین علیہ السلام نے کوئی خاص نشانی نہ تھی کہ اگر کوئی شخص لشکر عمر سعد کا کسی کو منجملہ انصار امام حسین علیہ السلام کے دیکھتا، اسی نشانی سے پہچان لیتا کہ یہ شخص اسطرف کا ہے، یعنی اصحاب حسین علیہ السلام سے ہے، اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ اصحاب امام حسین علیہ السلام کی آمد و رفت لشکر عمر سعد میں باغراض مختلفہ جب تک لڑائی نہیں ہوئی بند نہ تھی لوگ آتے جاتے تھے، نویں تاریخ لڑائی پر اشقیا پورے پورے آمادہ ہو گئے تھے مگر یہ لڑائی رک گئی جسوقت حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک شب کی مہلت صبح عاشور تک طلب فرمائی، پس ہو سکتا ہے کہ آمد و شد اصحاب کی فرات پر نہ چھوٹی ہو اور نہ بند کی گئی ہو، نویں تاریخ تک جیسا کہ روایت اور قیاس دونوں سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ برآں روایت بریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محافظان فرات میں سے کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ پانی لینے دو تھوڑا سا پانی کیا ان کو نفع پہونچا سکتا ہے اور کچھ لوگوں نے روکنے پر شدت کی اور لڑائی پر آمادہ ہوئے پس ہو سکتا ہے کہ فرات جانے میں بعض

اصحاب سے انھیں لوگوں کا سامنا ہوتا ہو جنکو زیادہ قساوت اور دشمنی بعض اصحاب سے تھی پس وہ
اپنے ضروری حوائج کو پانی سے پورا کرتے ہوں۔ بریر ہمدانی کی روایت سے اور نیز اور روایتوں سے
یہ بھی پایا جاتا ہے کہ افسر محافظان ذرات کو کچھ زیادہ اہتمام پانی کی حفاظت میں نہ تھا بلکہ افسر لوگ
اپنے خیمے گھاٹ سے الگ برپا کر کے ان میں پڑے رہتے تھے اور گشت بھی گھاٹوں پر خصوصاً شب کے
کم کرتے تھے بدست آرام طلب اپنے اپنے خیموں میں پڑے رہتے تھے، انکو خبر بھی نہیں ہوتی تھی کون
آیا اور کون گیا۔ صـ ۳۲۶ و ۳۲۷

علمائے کرام محمد سعید صاحب کے دادا کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں، اصحاب و انصار اور
اعزا حوائج ضروری، طہارت، غسل وغیرہ کریں اور اپنے سامنے ننھے شیر خوار کو تڑپتے دیکھیں، وہ پیاس
سے ہلاک ہو رہا ہو اور وہاں پانی ضائع ہو رہا ہو۔ شرم۔ شرم!

"لاشہائے پاک اور درندے"

جناب زینب کا ارشاد دربار یزید میں۔

۱۱- یہی ہاتھ گروہ شیطانی کے جنسے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں اور یہی منہ گروہ اشقیا کے جو
ہمارے گوشت کھا رہے ہیں اور وہ لاشہائے پاک اور پاکیزہ جسپر بار بار تیز پر مکھیاں اڑ رہی ہیں
اور ان لاشوں کو دوڑ دھوپ سوسمار اور بجو کی گردنیں آلودہ کر رہی ہیں اور اگر بغور پڑھا جائے
معنی یہ ہوتے ہیں کہ جنگلی حیوانات کے دوڑنے سے جو گرد اٹھتی ہے اس میں لاشیں تپ گئی ہیں کہ
انکا نشان تک نہیں ملتا۔ صـ ۴۴۶

۱۲- زہیر ابن القین کے بیان کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں

اس شخص نے کہا کہ اے زہیر ابن القین جناب امام حسین علیہ السلام نے مجھے تمہارے پاس بھیجا
ہے، اس غرض سے کہ تم حضرت کی خدمت میں چلو تم کو بلایا ہے۔ سنتے ہی اس [illegible] پیام کے ہماری یہ
کیفیت ہو گئی کہ نوالے ہاتھ سے گر پڑے اور موت کی صورت نظر آگئی، ہم ایسا سمجھے کہ ہماری لاشیں
زمین پر پڑی ہوئی ہیں اور مردار خوار پرندے گوشت کھانے کیواسطے ہمارے سروں پر اڑ رہے ہیں۔
صـ ۳۶۲

۱۳- راوی کہتا ہے کہ جب اصحاب نے مخدرات حرم کی یہ آواز سنی ایک بارگی سب بیتاب ہو کر

رونے لگے اور فریاد گریہ وزاری کی بلند کی ان وفاداروں کو اس کیفیت دیکھنے کی کب تاب تھی
کہنے لگے کہ ہماری جانیں تمہاری جانوں پر فدا ہوں اور ہمارے خون آپ کے خون سے پہلے گریں
اور ہماری روحیں آپ سب پر نثار ہیں، کوئی شخص تم کو گزند نہیں پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی کسی قسم
بے ادبی تمہارے جناب میں کر سکتا ہے۔ جب تک ہماری حیات باقی ہے، ہم نے اپنی جانیں تلوار
کی نذر کر دی ہیں اور اپنی لاشیں مردار خوار پرندوں کیواسطے دیدی ہیں۔ ص ۲۷۶

(معاذ اللہ لاشہائے اطہر اور خونی درندے انکا گوشت کھائیں جسکا محافظ خدا تھا، انپر
تیز برچھیاں اڑ رہی ہوں، سوسمار اور بچھو کی گردنیں خون میں آلودہ ہوں۔ توبہ توبہ!
کیا ارشاد ہے مفتیان دین کا اس کتاب کے متعلق۔ حق گوئی آپکا فرض ہے، عقائد و
مسلمات شیعہ کی حفاظت فرمائیے۔)

حسینیہ قرانیہ "مؤلفہ علامہ کنتوری مطبوعہ صادق المطابع میرٹھ باب چہارم بر صفحہ ۶۳ سطر ۱۱
"موسیٰ نے چند بکریاں اور بھیڑیں دختران شعیب کو چشمہ سے بھاری پتھر
اٹھا کر سیراب کیا اور حسینؑ نے شب چھٹی تاریخ محرم کی ایک چشمہ اپنے اصحاب کیواسطے پانی کا ظاہر فرمایا جو
خاص خدا نے کھودا ہے اور بروز عاشورا پاؤں کی ٹھوکر مار کر ایک چشمہ پانی کا نکالا اسی پانی کو
اصحاب سیر ہو کر دار رحمت الٰہی میں پہونچے، اسی نظر سے تو امام رضاؑ نے فرمایا کہ اصحاب حسینؑ دنیا سے پیاسے
نہیں گئے بلکہ سیراب ہو کر ٹھنڈے کلیجہ سے شہید ہوئے، یہ حدیث مائتین میں پوری لکھی ہے وہاں اسکو پڑھو۔"

مفارقات الحسینیہ والعثمانیہ "مطبوعہ اصلاح کھجوہ ضلع سارن میں بھی محمد سعید صاحب
کے جد امجد علامہ کنتوری نے صفحہ ۳۲ و ۳۳ پر امام
حسین علیہ السلام اور انصار کا پانی پینا ثابت کیا ہے۔ مائتین کی دوسری جلد میں بھی اکثر مقامات
پر امام کے پانی پینے پر زور دیا ہے۔ محمد سعید صاحب اور ان کے ہمنوا مدعیان اجتہاد ان عبارات
کو ملاحظہ فرمانے کے بعد کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ مولانا سعید صاحب اپنے خاندان کے دامن سے اس
دھبہ کو جلد دور فرمائیں۔ دیکھنا ہے کہ جذبۂ ایمانی کیا رنگ دکھاتا ہے۔ اور ان کتب کی ضبطی کیلئے
کیا کوشش کی جاتی ہے، ہم آئندہ مفارقات الحسینیہ والعثمانیہ اور مائتین جلد دوم اور حسینیہ قرانیہ
کی دیگر عبارتیں بھی ان علماء کی خدمت میں پیش کریں گے۔ فتاوے کا انتظار ہے۔

مظفر حسن نقوی۔ ایڈیٹر حسینی پیغام
بمبئی

(شاہی پریس لکھنؤ)